



سوال

(24) چندے کے پسون سے مدرس کی تنخواہ دینا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک گاؤں میں ایک مدرسہ اس غرض سے قائم ہوا کہ اس میں قرآن و حدیث و فقہ کا درس دیا جاوے اور اس مدرسہ کی اطراف و جوانب کی بستیوں سے مٹھی کا چاول وصول ہووے اور دور دور کی بستیوں سے چندہ وصول ہو آوے اور اسی مٹھی کے چاول اور چندہ کے روپیوں سے مدرسوں کو تنخواہ دی جاوے اسی بنا پر دو برس تک مدرسہ خوب چلا مدرسہ کے قبل مٹھی اٹھانے کا رواج نہ تھا خاص اس مدرسہ کی غرض سے مٹی کا انتظام کیا گیا تاکہ لوگوں پر زرد فلوں سے بچنے میں گراں نہ ہو اور سہولت سے کام بھی چلے اور عامہ مسلمین ثواب سے بہرہ مند ہوں اب بعض لوگ یہ کہہ کر مانع ہوتے ہیں کہ مٹھی کے چاول سے مدرسوں کو تنخواہ دینی جائز نہیں کیونکہ اس چاول کے مستحق مساکین ہیں اس صورت میں شرع شریف کا کیا حکم ہے بیٹو تو جروا۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

صورت مرقومہ میں واضح ہو کہ جب مٹھی کے چاول کا انتظام اور بندوبست صرف اس غرض سے کیا گیا ہے کہ اس سے اور چندہ کے روپیہ سے مدرسین کی تنخواہ دی جاوے تو مٹھی کے چاول اور چندہ کے روپیہ کا ایک حکم ہے جیسے چندہ کے روپیہ سے مدرسین کی تنخواہ دینا درست ہے دونوں میں کچھ فرق نہیں ہے صورت مستولہ میں مٹھی کا چاول اس قسم کے صدقات سے نہیں ہے جن کے مستحق صرف مساکین و فقراء ہیں بلکہ از قسم چندہ و اعانت علی البر ہے جس کا حکم آیت: **وَتَقَاوُنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالنَّهْيِ** [1] میں کیا گیا ہے پس بعض لوگوں کا مانع ہونا بے جا و ناروا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ کتبہ محمد عبدالعزیز عثی عنہ۔ (سید محمد ندیز حسین)

[1] - نیکی اور پرہیزی گاری پر ایک دوسرے کی مدد کرو۔

حدامہ عثمی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ نذیریہ

جلد: 2، کتاب الزکوٰۃ والصدقات: صفحہ: 77



محدث فتویٰ